صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 17 اکتوبر 2024ء بمطابق 13 ربیع الثانی 1446ہجری شام چھ بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

وَلَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلۡمِہِمۡ مَّا تَرَکَ عَلَیۡہَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّلٰـکِنۡ یُّؤَخِّرُہُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّیۚO فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ O وَیَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰہِ مَا یَکۡرَہُوۡنَ وَتَصِفُ اَلۡسِنَـتُہُمُ الۡـکَذِبَ اَنَّ لَہُمُ الۡحُسۡنٰی O لَا جَرَمَ اَنَّ لَہُمُ النَّارَ وَ اَنَّہُمۡ مُّفۡرَطُوۡنَ۔

(ترجمہ): اگر کہیں اللہ لوگوں کو اُن کی زیادتی پر فوراًہی پکڑ لیا کرتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو نہ چھوڑتا، لیکن وہ سب کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیتا ہے، پھر جب وہ وقت آجاتا ہے تو اس سے کوئی ایک گھڑی بھر بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ آج یہ لوگ وہ چیزیں اللہ کے لئے تجویز کر رہے ہیں جو خود اپنے لئے اِنہیں ناپسند ہیں اور جھوٹ کہتی ہیں اِن کی زبانیں کہ اِن کے لئے بھلا ہی بھلا ہے اِن کے لئے تو ایک ہی چیز ہے، اور وہ ہے دوزخ کی آگ ضرور یہ سب سے پہلے اُس میں پہنچائے جائیں گے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو میڈم سپیکر صاحبہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ! ہمارے پریس والے جو ہیں سارے، یہ احتجاج پہ نکل گئے ہیں اور ان کا یہ ہے کہ ہم تین بجے سے آکر ادھر بیٹھ جاتے ہیں اور روزانہ جو ہے اسمبلی سیشن تاخیر سے سٹارٹ ہوتا ہے، ہمارے بیوروکریٹس آتے ہیں، دو تین بجے سے بیٹھے رہتے ہیں اور اسمبلی سیشن سٹارٹ نہیں ہوتا اور سارے پولیس والے سارے انتظار کرتے ہیں، لیکن سیشن سٹارٹ نہیں ہوتا اور یہ ابھی روزانہ کا معمول بن چکا ہے، روزانہ تین چار گھنٹے لیٹ ہوتا ہے اور اس وجہ سے جو ہمارا پرسوں بہت اہم ہمارا بزنس ہوا ہے اسمبلی میں، لیکن وہ پرنٹ میڈیا پہ نہیں آیا، کیونکہ پانچ بجے ان لوگوں نے جو بھی ہماری ادھر کی جو نیوز ہوتی ہیں، وہ پانچ بجے ان لوگوں نے بھیجنا ہوتی ہیں، پھر نو بجے کے خبرنامے میں آتی ہیں، لیکن پانچ بجے کے بعد ہمارا سیشن سٹارٹ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی بزنس کئی دن ہو گئے ہیں ہمارے ٹی وی چینلوں پہ، ہمارے کسی بھی میڈیا، پرنٹ میڈیا پہ کسی پہ بھی اس پہ نہیں آرہا، تو یہ ہمارے صوبے کے لئے بہت، اور ایک ناکامی کی بات ہے کہ اگر ہم کچھ کریں بھی تو وہ دنیا کو اور اس ملک کو، کسی کو پتہ نہیں چلتا، تو پلیز میڈم! آپ اس مسئلے کو حل کریں، اور میڈیا والے تو سارے چلے گئے احتجاج پر، اگر گورنمنٹ کے یہ منسٹر صاحب جائیں، ان کو منا کر لے کر آئیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you.

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور یہ Confirm کروائیں کہ آئندہ سیشن۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، ثوبیہ شاہد صاحبہ، تھینک یو۔ ہم منانے کی کوشش کریں گے، بات ان کی صحیح ہے، وقت کی پابندی ہونی چاہیئے، ہم کوشش کریں گے، ان کو منائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، میرے خیال سے جتنے بھی ہمارے سینئیر منسٹرز ہیں، آپ ان کے پیچھے جائیں اور بات کر لیں، آپ میں سے بھی اگر کوئی جانا چاہتا ہے تو ملک صاحب! آپ لوگ بھی جائیں، پلیز۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Item No. 2, Questions` Hour. Janab Ahmad Kundi, Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ میڈم۔

Madam Deputy Speaker: Question No. 181.

* 181 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) IRSA Accord کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا کا کتنا حصہ بنتا ہے اور صوبہ کو کتنا پانی سالانہ دیا جاتا ہے؛

(ب) 1991 سے لیکر اب تک خیبر پختونخوا کے اپنے سے غیر استعمال شدہ پانی کی سالانہ مقدار بمعہ سالانہ ریکارڈ فراہم کی جائے، نیز اس غیر استعمال شدہ پانی کو قابل استعمال بنانے کے لئے صوبائی حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): (الف) ارسا(IRSA) معاہدے کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کا انڈس سسٹم میں پانی کا حصہ 8.78 MAF ہے، ضروریات کے مطابق اوسطاً 5.65 پانی زرعی استعمال کے لئے انڈس سسٹم سے اٹھاتا ہے۔

(ب) خیبر پختونخوا کے اپنے حصہ سے غیر استعمال شدہ پانی کی سالانہ مقدار بمعہ سالانہ ریکارڈ کی تفصیل لف ہے۔ (ایوان میں فراہم کی گئی)۔

صوبے کو زرعی لحاظ سے خود کفیل اور غیر استعمال شدہ پانی کو خیبر پختونخوا کے زرعی شعبے کے زیر استعمال لانا، حکومت خیبر پختونخوا نے CRBC Lift cum Gravity کے ذریعے دولاکھ پچانوے ہزار (2,95,000) ایکڑ زمین کو زیر کاشت لانے کی منصوبہ بندی کی ہے، مجوزہ منصوبے سے 1.187 MAF پانی زراعت کے لئے استعمال ہو سکے گا۔ علاوہ ازیں مختلف سکیمیں زیر غور ہیں جن کی تکمیل کے بعد خاطر خواہ مقدار میں صوبہ اپنے حصے کا پانی آبپاشی کے لئے استعمال کر سکے گا، چیدہ چیدہ سکیمیں درجہ ذیل ہیں:

1۔ پچکوڑہ لفٹ اینڈ رائٹ اریگیشن سکیم دیر۔

2۔ سن رائٹ بنک کینال۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

جناب احمد کنڈی: میڈم، میرا یہ سوال جو ہے، یہ اریگیشن کے منسٹر ہیں، غالباً تشریف نہیں رکھتے، غالباً نہیں، بلکہ یقینی طور پر تشریف نہیں رکھتے، تو ہمارا تو یہاں پہ ایک ضابطہ اخلاق طے ہوا تھا کہ جو منسٹر نہیں ہو گا میڈم، جس طرح ثوبیہ بی بی نے بات کی، تھوڑی سی ہماری گزارش یہ ہو گی بڑی دست بستہ، سنجیدگی کا عنصر تھوڑا سا ہونا چاہیئے، وقت کے حوالے سے بھی اور بزنس کے حوالے سے بھی، ہمارے ساتھ، اگر لوگوں کا یہ خیال ہے جو یہ دفتروں میں جا کر کوئی پرائیویٹ کام کر کے مطلب ہے یہ کوئی اس ہاؤس کی بے توقیری کر رہے ہیں تو میری بھی یہی گزارش ہو گی، تھوڑا سا، ہماری صوبائی حکومت سے یہ گزارش ہے، میں آفتاب صاحب کو Appreciate کرتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے ہر وقت Available ہوتے ہیں، لیکن ہم تو اس پر بھی رو رہے ہیں کہ آدھے سے زیادہ منسٹریاں سی ایم صاحب نے رکھی ہوئی ہیں، ان کا جواب بھی آفتاب صاحب دیتے ہیں، لیکن جو کم از کم منسٹر ہیں، وہ تو Available ہونے چاہئیں جب ان کا بزنس ہو، ان کا سوال ہو، اور یہ اریگیشن کا، اور ہم نے ایک ضابطہ اخلاق رکھا تھا، اس Chair سے Ruling آئی تھی کہ جو منسٹر نہیں ہو گا تو ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں گے، وہ سوال Directly، تو میری گزارش یہی ہے کہ یہ سوال کے بغیر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں، حالانکہ اس کی نوعیت بھی اسی طرح ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے تو وہاں سے ہمیں زیادہ بہتر Input آجائے گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Janab Aftab Alam Sahib, Minister for Law.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ کنڈی صاحب کا گلہ بجا ہے لیکن کبھی کبھار، منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کی ہے ان کا کوئی ضروری ایشو تھا تو اس حوالے سے وہ پشاور میں موجود نہیں ہیں تو اس حوالے سے میں سوال Respond کر سکتا ہوں اور میرے ساتھ

Relevant details موجود ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں، کیونکہ میرے خیال میں ان کا جو سوال ہے، اس کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے اور اگر پھر بھی یہ Satisfied نہیں ہیں تو پھر۔

جناب احمد کنڈی: جواب پر میرا تھوڑا سا، مزید ہم ڈسکشن کرنا چاہتے تھے، وہ Concerned بندے ہیں، میرا یہ گلہ نہیں ہے، گلہ تو کمزور بندہ کرتا ہے، یہ نہیں کہہ رہے، ہم کہہ رہے ہیں کچھ ان کے اوپر ایسی چیزیں ہمیں رکھنی چاہیئں کہ منسٹر اگر نہ آئے تو کم از کم اس کو یہ پریشر Feel ہو کہ میرا سوال سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا جائے گا، Otherwise تو منسٹر کے اوپر کیا پریشر ہے؟ بندوق تو ہمارے پاس ہے نہیں جو اٹھا کر ان کے پیچھے پھرتے رہیں، یہی پریشر ہے، مہربانی کرکے یہ سوال آپ سٹینڈنگ کمیٹی بھیجیں تاکہ کم از کم جو Concerned Minister ہیں ان کو یہ پریشر ہو کہ بھئی، اگر ہم کل کو نہیں جائیں گے ہاؤس میں تو ہمارا سوال سٹینڈنگ کمیٹی چلا جائے گا اور وہاں پر ڈسکس ہو کر ذرا بہتر طریقے سے اس کا جواب آئے گا، تو میری آفتاب صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ آپ یہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیں، جو ہمارا ضابطہ اخلاق Already Chair سے Decide ہو چکا ہے، اس کے مطابق، یہ آپ کی بہت نوازش ہو گی، تو اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میڈم سپیکر! اس پر Already جو ہمارے سپیکر صاحب ہیں، وہ پہلے بھی اس طرح کے Practice کر چکے ہیں کہ جو منسٹر صاحب موجود نہیں تھے تو پھر انہوں نے وہ سوال پینڈنگ رکھے ہیں، تو یا تو پینڈنگ کر دیں اور کمیٹی تو میرے خیال میں، سوال کا جواب بڑا تفصیلی دیا گیا ہے جو Indus Water Treaty اور اس کے پانی کی Utilization کے حوالے سے ہے، تو اگر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں تو یہی کہونگی آپ تمام ممبرز حضرات سے کہ آپ پلیز وقت کی پابندی کا ذرا خیال رکھیں، بات کنڈی صاحب کی صحیح ہے، تو یہ کیبنٹ کی Collective ذمہ داری ہے میرے خیال سے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

میڈم ڈپٹی سپیکر: میں پریس گیلری میں موجود اپنے تمام Brothers کو، Again آپ کو Welcome کرتی ہوں، آپ کا بہت بہت شکریہ، خوش آمدید۔ کنڈی صاحب! ایریگیشن کے متعلق جتنی بھی باتیں ہیں، میں اس کو پینڈنگ کرتی ہوں۔

جناب احمد کنڈی: Chair سے Ruling آچکی ہے، ایک ہمارا ضابطہ اخلاق طے ہو چکا ہے، اب پھر نئی نئی Modification ہو گی، پھر ہمیں دکھ ہوتا ہے کیونکہ یہاں سے Decide ہو چکا ہے سپیکر صاحب کی طرف سے، کہ جو منسٹر نہیں آئے گا، اور منسٹر کو ہم کیسے اس کی Oversight کر سکتے ہیں، ہوتے ہیں، مسئلے مسائل بھی ہوتے ہیں، ایریگیشن کا پہلی دفعہ بڑے عرصے بعد وہ سوال آیا ہے، نہ ہم سے اس نے کوئی رابطہ کیا، کم از کم وہ کہہ دیتا کہ میری ایمرجنسی ہے، اخلاقاً بھی بہتر ہوتا، پھر ہم بھی کہہ دیتے چلو ٹھیک ہے، لیکن میرے آج اس کے سوالات ہیں 1122 کے، ان کے ڈیپارٹمنٹ نے مجھ سے رابطہ کیا، اس نے مجھے Satisfy کرنے کی کوشش کی ہے، اس پہ میں

آؤں گا لیکن کم از کم یہ طریقہ ہمیں قابل قبول نہیں ہے، باقی جس طرح آپ مناسب سمجھیں لیکن ہمارا ضابطہ اخلاق یہ طے ہوا ہے، جس منسٹر کا سوال ہوگا، جو نہیں ہوگا، That will go to the Standing Committee اس کے اوپر عمل داری کی جائے تاکہ یہی طریقہ ہے، ان لوگوں کے اوپر چیک رکھنے کا، ان لوگوں کے اوپر Oversight رکھنے کا جو کہ ہمارے بنیادی فرائض میں شامل ہے، میری ان سے بھی یہی گزارش ہوگی کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں تاکہ ٹائم کی بچت کریں تاکہ ہم آگے Proceed کر سکیں۔ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: آفتاب عالم صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: ان سے کورٹ کے حوالے سے سوال ہے اور بہت Importance رکھتا ہے، ہمارے صوبے کے مفادات اس سے جڑے ہوئے ہیں، تو میں کنڈی صاحب سے Partially agree کروں گا، کیونکہ اگر اس طرح کا ہم ہر سوال غیر موجودگی کے حوالے سے، اگر Refer کرتے رہیں تو اس میں ایسے سوالات ہیں جو کہ ایک مخصوص ایم پی اے صاحب اپنے حلقے کے متعلق کرتے ہیں تو پھر وہ بڑا مشکل ہو جائے گا اور Burden بھی آجائے گا ہماری کمیٹیوں کے اوپر، تو یہ اگر کرنا چاہتے ہیں تو اس پہ میرا کوئی Objection نہیں ہے، یہ کر دیں جی، یہ بہت اہمیت کا حامل ہے تو اس کو کر دیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، میں آئندہ کے لئے جتنے بھی ہمارے، آئندہ کے لئے جتنے بھی ہمارے منسٹرز صاحب ہیں، وہ اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ کوسچن نمبر 182، جناب احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ میڈم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جناب کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جی جی، اس کے اوپر ہاؤس کا وہ نہیں لیں گے اپنا وہ جو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: کوسچن نمبر 181 کو، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House that Question No. 181, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the Committee concerned. 182, Janab Ahmad Kundi, Sahib.

* 182 _ <u>جناب احمد کنڈی</u>: کیا وزیر خزانہ از کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کو قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ (NFC Award) میں سے War on terror کی مد میں رقم ملتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ کو ملنے والی مذکورہ رقم قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا کتنا فیصد بنتی ہے;

(ii) مالی سال 11-2010 سے لیکر اب تک کتنی رقم صوبائی حکومت کو مل چکی ہے، سالانہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(i) ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے تحت جاری شدہ صدارتی حکمنامہ نمبر 5 سال 2010 کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کو دہشت گردی کے باعث ہونے والے نقصانات کے ازالے کے لئے وفاقی حکومت کے قابل تقسیم ٹیکسوں کے Net Proceeds کا ایک فیصد دیا جائے گا۔

(ii) مالی سال 11-2010 سے لیکر اب تک صوبے کو اس مد میں ملنے والی رقوم کی سالانہ وار تفصیلات درج ذیل ہیں:

Rs. In Million

S. No	Financial Year	War on Terror 1%
1	2010-11	14,558
2	2011-12	16,405
3	2012-13	19,047
4	2013-14	21,630
5	2014-15	24,423
6	2015-16	30,414
7	2016-17	31,294
8	2017-18	36,402
9	2018-19	39,402
10	2019-20	40,251
11	2020-21	44,846
12	2021-22	59,907
13	2022-23	70,464
14	2023-24, (Jul to March, 2024)	56,469
	Total	499,419

جناب احمد کنڈی: شکریہ میڈم، میرا یہ سوال این ایف سی کی Distribution کے حوالے سے ہے اور اس پہ بڑا تفصیلی جواب مجھے مل چکا ہے، بس اس پہ میرا صرف Input یہ ہوگا، یہ 24-2023 کا جو Data ہے، اس کو مکمل کر لیں تاکہ یہ تقریباً 523 ارب ٹوٹل غالباً بنتے ہیں چودہ سالوں میں، اس صوبے کو چودہ سالوں میں War on terror پہ وفاق کی طرف سے 523 ارب روپے ملے ہیں، میرے خیال میں تو یہ 499 اس کو اگر پورا سال ڈال دیں گے تو یہ Complete ہو جائے گا کیونکہ مارچ تک آپ کا Data مارچ 2024 تک، تو اس سوال سے میں مطمئن ہوں میڈم، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب زرک خان صاحب، 274 کوئسچن نمبر، جناب ارباب زرک خان صاحب، Lapsed، ارباب زرک خان صاحب کو ئسچن نمبر 250 Lapsed، Again ,244، ارباب زرک خان

صاحب، تو نہیں ہیں، .Lapsed 278، محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ، وہ بھی نہیں ہیں، تو .Lapsed 275، محترمہ نیلور بابر صاحبہ، .Lapsed جناب احمد کنڈی صاحب، کوئسچن نمبر 320۔

* 320 _ Mr. Ahmad Kundi: Will the Minister for Finance state that:

(A). Is it true that the department enacted Laws / Acts from time to time, related to the department / attached departments and subordinate bodies and authorities;

(B) Whether the latest copies of each of the enacted Acts are available on the official website of the department / subordinate departments; if so, the details thereof, if not, the reasons thereof:

(C) Is it the fact that the department or its subordinate departments, who were required to frame the rules under the enacted Acts, despite the passage of rules; If so, the reasons thereof;

(D) What steps are being taken to make Laws in line with the above Acts at an earliest?

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Finance): (A) Yes.

(B) Yes. The Acts, Rules and Regulations are available on official web site of Finance department.

(https: www.finance.gkp.pk/articles/info-desk/finance-acts)

While the following Acts related to Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority are available on the website of KPRA (https: kpra.gov.pk)

The Khyber Pakhtunkhwa, Sales Tax on Services Act, 2022.

The Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority Act, 2022.

The Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess, 2022.

(C) The Rules under KPRA newly enacted Acts are under process, which were not enacted due to non-existence of elected Provincial Government.

(D) Rules / regulations will be framed as per spirit of the Acts ibid.

جناب احمد کنڈی: 320، میڈم یہ میرا سوال جو ہے یہ فنانس سے ہے اور میں نے ان سے پوچھا ہے، جو ہمارے اکثر Rules جب بنتے ہیں، اپنے ایکٹ جب ہوتے ہیں تو اس کے نیچے Rules جو ہیں، وہ نہیں ہوتے تو کافی مفصل مجھے Reply ملا ہے اور Website پہ فنانس کی کارکردگی اور یہ جوابات جو ہیں ان سے میں کافی مطمئن ہوں تو I am satisfied.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 341، جناب احمد کنڈی صاحب۔

* 341 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ریسکیو 1122 ایکٹ میں 2010 سے تاحال کتنی ترامیم کی گئی ہیں;

(ب) آیا مذکورہ ترامیم تمام سول سرونٹس رولز کے مطابق ہیں یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نیک محمد خان (وزیر امداد، بحالی و آبادکاری): (الف) ریسکیو 1122 ایکٹ میں 2010 سے تاحال تین دفعہ ترامیم کی گئی ہیں، پہلی ترمیم 2014 میں، دوسری ترمیم 2020 میں اور تیسری ترمیم 2022 میں کی گئی ہے۔

(ب) ریسکیو1122ایک خود مختار ادارہ ہے اور اس کا اپنا ضابطہ قوانین ہے، جس کے تحت کی گئی ترامیم درست اور مربوط ہیں۔

جناب احمد کنڈی: میڈم، یہ 1122 ہمارا جب سے بنا ہے، خاص کر ڈی آئی خان میں جب Flood کے ٹائم پہ 1122 کی جو کارکردگی رہی ہے، یہ کافی تسلی بخش ہے، مزید Improvement کی ضرورت ہے، ہمیں چاہیئے کہ اس طرح کی سروسز جو ہیں، یہ ہمارے پبلک کے لئے کافی Helpful ہیں، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں اور نیک محمد صاحب کو بھی Appreciate کرتا ہوں کہ ان کی سربراہی میں (تالیاں) 1122 جس طرح کام کر رہا ہے تو مزید بھی ہمیں توقع ہے جی، اس میں Improvement کی گنجائش ہے، مزید بھی یہ کریں گے اور جو جواب آیا ہے It is satisfactory, I am satisfied, thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Thank you, thank you, Kundi Sahib تو 342، جناب کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: 340 کو میڈم، Jump لگا دیا آپ نے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 342۔

جناب احمد کنڈی: 340 جو ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 340 بھی ہے Sorry، 340 بھی ہے اور 342 بھی، 340 بھی ہے۔

جناب احمد کنڈی: پہلے 340 لے لیں یا، 340 لے لیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے 340 ہے۔

* 340 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر امداد بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ریسکیو1122 میں 2010 سے تاحال بھرتی شدہ ملازمین کی تعداد کتنی ہے، جنرل اور آپریشنل ملازمین کی الگ الگ گریڈ وائز تفصیل بمعہ شناختی کارڈز کاپی کے مہیا کی جائے؟

جناب نیک محمد خان (وزیر امداد، بحالی و آبادکاری): (الف) مذکورہ عرصہ میں خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس، ریسکیو1122 جن ملازمین کو بھرتی کیا گیا ہے، ان کی تفصیلات لف ہیں۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں) اور بھرتی شدہ افراد کا تمام تر ریکارڈ ریسکیو1122 کے دفتر میں موجود ہے۔ چونکہ متعلقہ ریکارڈ بہت زیادہ ضخیم ہے اور اس کی فوٹو کاپیاں کرنا ناممکن ہے تو مذکورہ ایم پی اے صاحب کسی بھی وقت ریسکیو ۔1122 کے دفتر میں ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: جی، 340 لے لیتے ہیں تو میڈم، ان کے جو میں نے Appoint کے حوالے سے سوال کیا تھا، کافی مفصل انہوں نے ڈیٹیل دی ہوئی ہے، .I am satisfied, thank you

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، کنڈی صاحب، تو 342 پہ بھی کچھ کہنا چاہ رہے ہیں کنڈی صاحب۔

* 342 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ریسکیو1122 میں جنرل اور آپریشنل سٹاف کی پروموشن کے لئے کیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے؛

(ب) 2010 سے 2024 تک جن جنرل اور آپریشنل سٹاف کی پروموشن ہوئی ہے، ان کی گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) جن کیڈرز میں پروموشن نہیں ہوئی ہے، اس کی وجوہات بتائی جائیں؛

(د) نئے کیڈرز کے اجراء اور کچھ کیڈرز کی تنسیخ کے حوالے سے کیا پالیسی اختیار کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب نیک محمد خان (وزیر امداد، بحالی و آبادکاری):</u> (الف) محکمہ ریسکیو 1122 میں جنرل اور آپریشنل سٹاف کی پروموشن کا طریقہ کار خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس ریسکیو 1122 کے شیڈول II میں وضع کیا گیا ہے اور تمام تر پروموشنز شیڈول II کے مطابق کی گئی ہیں۔

(ب) خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس ریسکیو 1122 میں 2010 سے اب تک جتنے ریسکیو کو ترقی دے دی گئی ہے، ان کی تفصیل منسلک ہے، جبکہ سال 2022 کے بعد محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا نے مالی بحران کی وجہ سے مختلف سیٹیں ختم کر دیں، اس کے بعد سے کسی کیڈر پر کوئی ترقی نہیں کی گئی۔

(ج) خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس 1122 کے زیادہ تر کیڈر میں ترقیاں دی گئی ہیں جن کی پروموشن لائن نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک ترقی نہیں ہوئی ہے، ان کے لئے طریقہ کار وضع کیا جا رہا ہے۔

(د) نئے کیڈرز کے اجراء اور منسوخ کرنے کا عمل حکومت خیبر پختونخوا کے مروجہ کردہ قوانین اور محکمہ خزانہ کی پالیسی کے مطابق ریلیف ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جی، وہ بھی مجھے Reply مل گیا ہے، جو ڈیٹیل میں چاہ رہا تھا وہ مجھے مل گئی ہے، It is satisfactory, thank you.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you so much, thank you, Kundi Sahib. 352, janab Ihsan Ullah Khan Sahib, lapsed. 353,

353، جناب احسان اللہ خان صاحب، نہیں ہے، Lapsed. 361 جناب مشتاق غنی صاحب، Lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان جوابات

247 _ <u>ارباب زرک خان:</u> کیا وزیر زکوٰۃ و عشر، سوشل ویلفیئر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2018 تا 2023 کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، کتنا جاری ہوا تھا اور کتنا خرچ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خرچ شدہ فنڈ کن کن سکیموں پر کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید قاسم علی شاہ (وزیر سماجی بہبود):</u> (الف) محکمہ سوشل ویلفیئر، خصوصی تعلیم اور خود مختاری خواتین خیبر پختونخوا نے سال 2018 تا 2023 کی پراونشل اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 کے لئے نہ ہی کسی قسم کی سکیم رکھی گئی ہے اور نہ ہی کسی قسم کا اے ڈی پی فنڈ سے خرچہ کیا گیا ہے۔

(ب) کا جواب (الف) میں دیا گیا ہے۔

250 _ ارباب زرک خان: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) سال 2018 تا 2023 کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، کتنا جاری ہوا تھا اور کتنا خرچ ہوا تھا;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خرچ شدہ فنڈ کتنا کن کن سکیموں پر کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر خزانہ): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام میں فنڈ مختص کرنا محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیاتی (P&D) کی ذمہ داری ہے۔ محکمہ خزانہ ترقیاتی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص شدہ رقم کے مطابق محکمہ وار فنڈ جاری کرتا ہے، سیکٹر کے اندر (مختلف سکیموں کا) فنڈ کی تقسیم متعلقہ محکمہ کی ذمہ داری ہے، 2018 سے کسی بھی حلقہ کو کوئی فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔

244 _ ارباب زرک خان: کیاوزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) سال 2018 تا 2023 کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، کتنا جاری ہوا تھا، اور کتنا خرچ ہوا ہے;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خرچ شدہ فنڈ کن کن سکیموں پر کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عاقب اللہ خان (وزیر آبپاشی): (الف) سال 2018 تا 2023 کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 کے لئے کل چار کروڑ چوہتر لاکھ چوراسی ہزار دو سو روپے فنڈ مختص کیا گیا تھا جس میں چار کروڑ پچاس لاکھ چھیالیس ہزار سات سو اٹھائیس روپے جاری اور خرچ ہوئے۔
(ب) مختص شدہ فند منصوبہ
"Construction of Canal Patrol Road including providing railing / fencing along Hazar Khwani Branch Canal RD 4+000 to RD 6+00 Left Side". پر خرچ ہوا۔

278 _ محترمہ نیلوفر بابر: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) سال 2018 تا 2023 کے سالانہ ترقیاتی پروگرامز میں حلقہ PK-1 چترال کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا;
(ب) (i) مذکورہ فنڈ میں سے کتنی رقم جاری ہوئی تھی اور کتنی خرچ ہوئی;
(ii) مذکورہ خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر خزانہ): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام میں فنڈز مختص کرنا محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات (P&D) کی ذمہ داری ہے جبکہ محکمہ خزانہ ترقیاتی منصوبوں کو فنڈ ان کی ADP allocation کے

مطابق جاری کرتا ہے اور اے ڈی پی میں فنڈز محکمہ وار / منصوبہ وار مختص کئے جاتے ہیں نہ کہ حلقہ وار، لہذا مالی سال 2018تا2023 کے دوران حلقہ PK-1 چترال کے لئے کوئی مخصوص فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔

(ب) (i) ایضاً۔

(ii) ایضاً۔

275 _ محترمہ نیلور بابر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) 2018تا2023 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں حلقہ PK-1 کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، کتنا جاری ہوا اور کتنا خرچ ہوا;

(ب) خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(ج) امسال 2024-25 کی اے ڈی پی میں مذکورہ حلقہ کیلئے کتنا فنڈ کن کن سکیموں کیلئے مختص کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عاقب اللہ خان (وزیر آبپاشی): (الف) مالی سال 2017-18تا2023-24 تک حلقہ PK-1 اپر چترال کیلئے مبلغ 133.236 ملین روپے مختص ہوئے تھے جو کہ جاری ہونے کے بعد خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) خرچ شدہ رقم PK-1 اپر چترال میں مختلف سکیموں پر خرچ ہوئی۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) امسال 2024-25 کی اے ڈی پی میں حلقہ PK-1 اپر چترال کیلئے مندرجہ ذیل سکیموں کیلئے فنڈز مختص کرنے کی التجاء کی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)

352 _ جناب احسان اللہ خان: کیا وزیر بحالی و آبادکاری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ موسمیات کی طرف سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں امسال سیلاب کے خطرے کی پیشن گوئی کی گئی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اور بالخصوص تحصیل درازندہ اور تحصیل کلاچی میں سیلاب سے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رکھے ہیں؟

جناب نیک محمد خان (وزیر امداد، بحالی و آبادکاری): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) صوبائی حکومت کی طرف سے ڈیرہ اسماعیل خان اور بالخصوص تحصیل درازندہ اور تحصیل کلاچی میں سیلاب سے متعلق بچاؤ کے لئے ضلعی ایڈمنسٹریشن اور ڈویژنل ایڈمنسٹریشن کو بروقت پیشگی اطلاع اور Advice دی جاتی ہے، اس سلسلے میں PDMA کا ڈویژنل کنٹرول روم بروقت فعال رہتا ہے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے متعلقہ ضلعی اداروں کو متحرک کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نان فوڈ آئٹمز (این ایف آئی) بھی پہلے سے بھیجے جا چکے ہیں (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) اور امدادی رقم -/24409330 بھی اس مد میں دی جا چکی ہے۔

353 _ جناب احسان اللہ خان: کیا وزیر بحالی و آبادکاری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2022 کے سیلاب کے بعد حکومتی سروے کے مطابق مقامی لوگوں کی املاک تباہ ہوئیں تھیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مذکورہ متاثرین کو امداد دینے کا اعلان کیا تھا اور بعض متاثرین میں چیک بھی تقسیم کئے گئے تھے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) جن متاثرین لوگوں میں چیک تقسیم کئے گئے ہیں، ان کے شناختی کارڈ نمبر، ملنے والی امدادی رقم بمعہ مکمل ایڈریس کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) جن گھرانوں یا خاندانوں کو امدادی رقم تاحال نہیں ملی، ان کو امدادی رقم کب تک ملے گی؟

<u>جناب نیک محمد خان (وزیر امداد، بحالی و آبادکاری)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) جن متاثرین لوگوں میں چیک تقسیم کئے گئے، ان کے شناختی کارڈ نمبر، ملنے والی رقم بمعہ مکمل ایڈریس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

(ii) جن گھرانوں یا خاندان کو امدادی رقم تاحال نہیں ملی، ان کو امدادی رقم ملنے کیلئے محکمہ ہذا نے سمری صوبائی حکومت کو منظوری کیلئے بھیج دی گئی ہے، جب سمری منظور ہو جائے مذکورہ متاثرین کو امدادی رقم مل جائے گی۔

361 _ <u>Mr. Mushtaq Ahmad Ghani</u>: Will the Minister Administration state that:

(A) It is true that the Administration department has made allotment of Houses, Quarters and Flats in the care taker government: from January, 2023 to 27th February, 2024;

(B) If the answer is in affirmative then please provide details of the allotments in the following manner:

(i) S. No.

(ii) House / Apartment No. and Location.

(iii) Names of officers / officials to who allotments were made.

(iv) Merit number of the officers / officials in the merit list of houses.

(v) Date of allotment and copies of allotment letters.

(vi) Parent department of the officers / officials to whom allotment had been made.

(vii) Competent Authority of these houses allotment.

<u>Mr. Ali Ameen Khan (Chief Minister):</u> It is submitted for information that this department has already moved a summary to seek approval of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to scrutinize allotment of houses / flats / quarters case made in the tenure of caretaker government: after approval by Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa. Scrutiny of the cases will be initiated and the details / findings thereof will be shared, if any.

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، ان معزز ارکان اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب اشفاق صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، سید قاسم علی شاہ صاحب منسٹر آج کے لئے، جناب فیصل خان ترکئی صاحب منسٹر، دو یوم کے لئے، جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب احسان اللہ خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، ارباب محمد عثمان خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب نثار احمد صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان صاحب منسٹر، آج کے لئے، جناب مشتاق احمد غنی صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب اجمل خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فضل حق صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، ملک عدیل خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب شکیل احمد صاحب، ایم پی اے، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد اقبال خان وزیر صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب مصور خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب زاہد چن صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب عبیدالرحمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سید فخر جہان، مشیر برائے وزیراعلیٰ، آج کے لئے، جناب فتح الملک ناصر صاحب ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her call attention notice No. 47, in the House. Ms. Sobia Shahid.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، میڈم سپیکر صاحبہ! میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں پراونشل ہیلتھ سروسز اکیڈمی (PHSA) کے زیر انتظام چلنے والے سرکاری نرسنگ کالج کے طلباء وطالبات کو دوران ٹریننگ حکومت کی جانب سے ماہوار وظیفہ دیا جاتا تھا جو کہ سال 2021 کے بعد آنے والے طلباء وطالبات کو دینا بند کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے صوبے کے دور دراز علاقوں کے غریب طلباء وطالبات شدید مالی پریشانی میں مبتلا ہیں جبکہ یہ وظیفہ دوسرے صوبوں کے سرکاری نرسنگ کالج کے طلباء وطالبات کو اب بھی باقاعدگی سے دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر صاحبہ! یہ جو ہمارے نرسنگ کالجز میں جتنے بھی طلباء وطالبات ہیں، وہ دوسرے ٹائم میں پھر ہاسپیٹلز میں جاتے ہیں اور ٹریننگ بھی کرتے ہیں، ادھر سروس دے دیتے ہیں، تو ان کو یہ تیس ہزار یا بیس ہزار اس طرح وظیفہ دیا جاتا تھا، وہ اس کے ساتھ پڑھائی بھی کرتے ہیں اور اپنے اخراجات بھی پورا کرتے ہیں اور ساتھ میں

پڑھائی کے ساتھ ساتھ Job بھی کرتے ہیں، تو 2021 میں یہ بند کر دیا گیا ہے، منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ یہ دوبارہ سٹارٹ کریں۔ تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Concern Minster, please.

جناب احتشام علی (مشیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! ثوبیہ صاحبہ نے جو Question raise کیا ہوا ہے، میں اس کو تھوڑا سا تفصیل سے آپ کے ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔ اس سے پہلے جو ادھر ٹریننگ دیا کرتے تھے تو وہ Two years کی تھی، ڈپلومہ ابھی چونکہ Four years ہو گیا ہے، چار سال ہو گیا ہے تو اسی وجہ سے اب ہم وہ Stipend اب ہم ان کو نہیں دے رہے ہیں، پہلے والے جو ہیں ناں وہ سروس بھی دیتے تھے اور اپنی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے، اب صرف یہ اپنی تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ ان شاء اللہ ہم فنانس کے ساتھ ڈسکس کریں گے، چونکہ یہ بھی ہمارے بچے ہیں، اگر ان کو اگر وظیفہ ملتا ہے، وہ اپنی پڑھائی بھی جاری رکھیں گے اور ساتھ ساتھ وہ سروس بھی دیں گے، تو ان شاء اللہ یہ فنانس والوں کے ساتھ ہم Tackle کریں گے، پھر اس ہاؤس کو اس پہ بھی اپنا مؤقف دیں گے۔ شکریہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you. Mr. Muhammad Abdul Salam, MPA, to please move his call attestation notice No. 89, in the House.

Mr. Abdul Salam: Thanks Madam Speaker, I would like to draw the attention of Minister for Health towards the urgent public importance regarding non provision of House Job to MBBS doctors. Government hospitals do not offer House Job to students who have done their MBBS from foreign or private medical collages. The government hospitals only allow their own students for House Job. Mardan Medical Complex is the major hospital of the district which provides House Job to only fifty students of Bacha Khan Medical Collage and rest of the students of other medical collages are deprived of it, which is causing grave concern amongst them.

میډم سپیکر صاحبه! تعلیم یا علم حاصلول د هر چا بنیادی حق دے او د ګورنمنټ هم دا بنیادی ذمه واری ده چې خپل بچو ته خپل شهریانو ته تعلیمی سهولتونه ورته ورکوی چې هغه د تعلیم په میدان کښې مخکښې لاړ شی۔ بل چې څومره هم سرکاری ادارې جوړیږی، هغه دې د پاره جوړیږی چې هغه خپل Public facilitate کړی، نه چې هغوی ته رکاوټونه جوړ کړی۔ هاؤس جاب د هر هغې ماشوم بنیادی حق دے چې کوم MBBS حاصل کړی، که هغه پرائیویټ میډیکل کالج نه حاصل کړی خپلې پیسې اولګوی، که ګورنمنټ میډیکل کالج نه حاصل کړی یا فارن نه هغه خپله سرمایه اولګوی تعلیم حاصل کړی، راشی دلته کښې، هاؤس جاب هم د تعلیم یو حصه ده، هغه

خو MBBS په یونیورسټئی کښې په Books کښې اووائی، سټډی اوکړی، خو هاؤس جاب یو فیلډ ته راشی او فیلډ کښې هغه Practice اوکړی او هغه یو قسم هغلته نه هم یو علم حاصل کړی، او بنیادی طور باندې ملک او د عوامو یو صحیح طریقې سره خدمت کولے شی او هغه نه محروم کول دا زیاتے دے جی، هسې هم د ګورنمنټ دا پالیسی ده چې Internship چې هر څوک ګریجویشن اوکړی نو هغه ته دې Internship ملاویږی، هغه پرائیوټ سیکټر کښې کوم د ګورنمنټ طرف نه دا احکامات دی، پرائیویټ سیکټر ته او ګورنمنټ سیکټر ټولو ته دا احکامات دی، د ګورنمنټ د طرف نه چې هغوی ته هغه Internship ورکولے شی او هغوی دې هغه Experience دپاره خپل دغه هغه اوکړی، حاصل کړی هغه، خو دلته کښې پابندیانې لګول کیږی په بچو باندې، هغوی که هغه کوم کالج چې کوم یو هسپتال سره Touch وی، لکه ما مثال په طور باندې مردان باچا خان میډیکل ما ورکړو یا مردان میډیکل کمپلکس ما مثال ورکړو، دا د ټولې صوبې ما مثال ورکړو، صرف د یو مردان خبره نه کوؤ، مردان میډیکل کمپلکس کښې صرف پچاس سټوډنټس له دوئ هلته کښې دغه ورکوی، نو میډیکل کالج کښې خو ټهیک ده سټوډنټس کښې یو Limited سټوډنټس هغوی هغه ډګری حاصلولے شی خو بیا هسپتالونه ډیر کهلاؤ دی، هغې کښې لکه مردان میډیکل کمپلکس به زه مثال درکړم، هلته تین سو کسان په یو ټائم هاؤس جاب کولے شی، هغې کښې څه فرق نه راځی هغې کښې، او هاؤس جاب چې کوم ډاکټر د هاؤس جاب کومه ډیوټی کوی، *(مداخلت)* Mr. Speaker! Please attention بل چې کوم هاؤس جاب، کوم ډاکټر کومه ډیوټی کوی نو هغه MOs چې کوم دی میډیکل آفیسرز چې کوم Permanent هغوی اغستی وی، هغه کومه ډیوټی کوی، د هغې نه هم بهترین ډیوټی کوی، د عوامو خدمت کوی۔ بل هغوی Experience هم اخلی، هغوی ته Technical experience ورته ملاویږی Field experience ورته ملاویږی، نو هغوی ته رکاوټونه نه دی ورکول پکار، هغوی څه Permanent job خو هغوی ته نه ملاویږی خو یو کال د پاره هغوی ته ټائم ملاویږی او هغه دې د پاره چې خپل تعلیم چې کوم حاصل کړے دے، هغې کښې هغوی ته Experience ملاؤ شی، او بیا صحیح طریقې سره د ملک یو کارآمد شهری جوړ شی۔ نو زمونږ دا ریکویسټ دے منسټر صاحب ته او تاسو ته هم چې دا سټینډنګ کمیټئ ته اولیږلے شی او دا دې کهلاؤ کړے شی، چې څومره هم هسپتال نه دې Limit واخلی چې کم سے کم دوئ څومره زیات نه زیات څومره سټوډنټس ته دوئ هاؤس جاب ورکولے شی، د Affiliate colleges دا پالیسی دا ورته ختمه کړی او د کهلاؤ د هر یو سټوډنټ دا حق دے چې هغه ته دې په خپله ضلع کښې حکومت دې ورته هاؤس جاب ورکړی یا Internship ورکړی نو دوئ دې پالیسئ کښې نرمی راشی او دا سټوډنټس ته دې

سهولت ورکړے شی، Facilitate کړے شی، نه چې رکاوټونه جوړ شی۔ شکریه میډم سپیکر، او زه دا امید لرم چې دا به سټینډنګ کمیټی ته لاړ شی او په دې باندې جامع بحث پکښې اوشی او بهترین حل به د دې رااوځی۔ شکریه جی۔

Madam Deputy Speaker: Minster Sahib, please.

جناب احتشام علی (مشیر صحت): چونکه عبدالسلام صاحب خبره اوکړله، نو دا خبره به زه په پښتو کښې ځکه اوکړم چې ټولو ته دا Communicate شی، چې زما عوامو ته، چې زما پبلک ته هم پته اولګی، د ټولونه زیاته مسئله چې مونږ ته هغه پیښه ده نو هغه دا ده چې زمونږه چې کوم بچی بهر سبق وائی او د هغې ځائے نه هغوی ډګری واخلی او دلته راشی نو بیا هغوی د هاؤس جاب د پاره چې Apply کوی نو هغوی ته مسئلې دی۔ د هغې حوالې سره که تاسو اوګورئ، چې څنګه دوئ خبره اوکړه چې په MMC کښې باچا خان میډیکل کالج چې کوم دے نو هغه د MMC سره دے، هلته Fifty nine seats دی او فنانس د Fifty nine seats مطابق هلته هغوی ته Releases کوی او هغلته چې څوک د هغې نه فارغ شی او هلته راځی او د هغوی سره Internship کوی نو هغوی ته هغه پیسې ملاویږی۔ دغه شان د نور زمونږه چې کوم ټیچنګ هاسپیټلز دی، هغه ورسره حساب شوی دی۔ اوس دا خبره زیر غور ده او په دې باندې مونږه کمیټی هم جوړه کړی ده چې مونږ ته دا بار بار دا یو خبره راځی چې مونږ ته ئے Internship پکار دے، مونږ ته چې کوم دے نو دلته په هاسپټل کښې چې کوم زمونږه بچی د بهر نه راشی یا د پرائیویټ کالجز نه چې کوم اوکړی نو ان شاء اللّٰه تعالیٰ په هغې باندې کار راوان دے، هغه به چې کوم دے نو زر تر زره په هغې باندې تاسو ته بیا پوره دغه درکړو چې یره زمونږه ډیپارټمنټ څومره حده پورې په هغې کښې کامیابی مونږ ته حاصله شوه او مونږه په دې باندې فنانس هم Convince کوؤ ځکه چې دا زمونږ بچی دی، دوئ تلی دی، په لکهاؤ روپئی ئے لګولی دی، والدینو پرې خرچې کړې دی، که هغه په پرائیویټ سیکټر کښې شوی دی او که هغه په Foreign کښې شوی دی، نو ان شاء اللّٰه تعالیٰ دغه بچی به مونږ Facilitate کوو خو د ټولونه غټه مسئله چې کومه ده په دې ټائم کښې، هغه دا ده چې یو مونږه Paid house job دے یو Un-paid دے، Paid house job چې کوم دے نو هغه Count کیږی خو Un-paid house job نه Count کیږی، نو که زه یو بچے اولیږم او هغه هلته د هغوی سره هاؤس جاب اوکړی او هغه ته Certificate نه ملاویږی، سباله چې کوم دے نو هغه Acceptable نه وی، نو د هغه هسې ټائم ضائع کیږی، نو په هغې باندې مونږ کار کوو ان شاء اللّٰه تعالیٰ، هغه به بیا دوئ ته مونږ په نوټس کښې هم راولو او د دې هاؤس په نوټس کښې به هم راولو او هغې بچو ته هم دا وایم چې ان شاءاللّٰه مونږ تاسو نه داسې نه یو، چونکه په هیلتھ ډیپارټمنټ کښې ایشوز ډیر زیات دی، په تیر شوی نګران

Setup کبنې چې د هیلتھ ډیپارټمنټ سره څه شوی دی نو هغه دې ټول دغه ته مخامخ دی، چې په کومه بې دردئ سره، په کومو طریقو سره مونږ اوس لګیا یو، زما داسې Employees دی چې هغه په درې درې میاشتو کبنې هغوی ته تنخواه نه ملاویږی، ځکه نه ملاویږی چې کوم Setup د 2013 نه راواخله تر د دې Regime change پورې یو Setup جوړ شوے وو چې په هغې کبنې به هغوی Properly compensate کیدل، د هغوی ته به Privileges ملاویدل خو چې کله دا نګران Setup راغلے او هغه آئین او قانون د هغې هغه بالادستی ختمه شوه، هغه Rules violate شول نو بیا څه اوس مونږه لګیا یو مونږه هغه خپل زوړ پوزیشن ته ځو چې دا بحال کړو، نو ان شاءالله و تعالیٰ دا ډیرې دغه خبرې دی، د خیره سره په دې باندې زمونږه ښه پورا Concentration دے او دا به چې کوم دے زر تر زره حل شی د خیره سره، مونږه به تاسو ته مخې ته راؤړو۔ مهربانی شکریه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: منسټر صاحب تفصیل سره خبرې اوکړې، شکریه مهربانی منسټر صاحب، میډم دلته کبنې خبره زمونږ د قوم بچی هغه د تعلیم نه محرومه کولو خبرې روانې دی، د یو کال د پاره سکالرشپ هغوی ته که ملاویږی هغه څه دومره په ګورنمنټ باندې بوجھ نه راځی، ګورنمنټ دومره غریب نه دے چې هغه د خپل قوم بچو ته د یو کال د پاره سکالرشپ نه شی، دا څه Permanent job نه دے چې Permanent job دے، دا تعلیم نه محرومه کول دی، دا مخکبنې هم دا چلیدل به، ښه هر یو کس، هر یو بچی ته چې څوک به مو MBBS نه فارغ به شو هغه ته به هاؤس جاب ملاویدو، هسپتالونو کبنې ډیر کھلاؤ ځائے دے، ډیر بچی هغوی ځائے کولے شی ځان سره، خو صرف دا پابندیانې ختمول دی، د قوم بچی د تعلیم نه محرومه کول نه دی پکار، د هر یو کس دا حق دے چې هغه ته دې تعلیم ملاؤ شی او ګورنمنټ دا ذمه واری ده چې هغه خپل هر یو، هر یو شهری ته چې کوم تعلیم حاصلول غواړی چې هغه ته تعلیم ورکړی، نو زه ریکویسټ کوم چې دا دې سټینډنګ کمیټی ته لاړ شی او په هغې کبنې په دې دغه ډیبیټ دې پرې اوشی او هلته نه د پرې یو جامع پالیسی راشی چې هغوی دې باندې دا بچی چې کوم دی، هغه د تعلیم نه نه محرومه کیږی۔ شکریه جی۔

Madam Deputy Speaker: Minister Sahib, concerned Minister Sahib.

مشیر صحت: ما چې څنګه میډم، دوئ ته اوویئیل چې په دې باندې مونږه کمیټی جوړه کړې ده، زمونږه په دې باندې Process روان دے، که فرض کړه دا کوئسچن دوئ دوباره بیا هم Raise کولے شی، که فرض کړه دغه مونږه څه خاطر خواه په دېکبنې چونکه تاسو ته ښه پته ده چې په نن Hard time کبنې د صوبې څه پوزیشن دے، فنانشل، زمونږه چې د

فیډرل ځومره Liabilities دی، مونږ ته مطلب دا دے چې هغه تر اوسه پورې نه Clear کیږی، نو په هغې باندې مونږه یو Process شروع کړے دے، ان شاءالله و تعالیٰ ډیر زر به دغه Complete شی د خیره سره، او مونږه کوشش کوؤ چې زمونږه کوم بچې د فارن نه چې کوم دے نو راغلی دی او کوم دلته د پرائیویټ کالجز نه فارغه شوی دی چې دا مونږه په څه نه څه طریقې سره ان شاءالله و تعالیٰ دا به Accommodate کړو، Otherwise که فرض کړه بیا نه وو، تاسو مطمئن نه یئی نو بیا بالکل چې کوم دے نو کمیټئ ته، نو چې بیا مونږ ته که Recommendation راشی بیا به مونږه هغه شان اوکړو خو فی الحال مونږه په دې باندې بنه ټهیک ټهاک کار روان کړے دے۔ مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب! جس طرح منسٹر صاحب نے بتایاہے کہ Already اس میں ایک کمیٹی بنائی ہے توآپ تھوڑاساصبر کریں کیونکہ کمیٹی کے اوپر میرے خیال سے کمیٹی نہیں بنا سکتے ہم لوگ،آپ تھوڑاساصبر کرلیں،وقت دے دیں منسٹر صاحب کو۔

جناب محمد عبدالسلام: منسٹر صاحب کی کمیٹی کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں میڈم صاحبہ! مگر ادھر بھی ایک سٹینڈنگ کمیٹی تو بنی ہوئی ہے ناں،اسی کام کے لئے مسائل قانونی طور پر حل کرنے کے لئے، تو اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے، سٹینڈنگ کمیٹی تو قانونی طور پہ بنی ہوئی ہے،اسمبلی کی طرف سے تمام اس میں پارلیمنٹرین،عوامی نمائندے قوم وملک کے وسیع تر مفاد میں وہ بہترین حل اس کا نکالیں گے،ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب! جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا تو کمیٹی Already بنی ہوئی ہے اس پر، آپ لوگ بیٹھیں،آپس میں بات کریں اس سلسلے میں،مشاورت کریں،میرے خیال سے یہی اچھا ہوگا۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا حیوانات کی افزائش نسل مجریہ 2024 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8: Honourable Minister for Livestock, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Livestock Breed Service Bill, 2024, Breeding, Breeding Service Bill, 2024. Honourable Minister, Livestock, please. Please, Minister Law.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker, Madam Speaker! I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Livestock Breeding Services Bill, 2024, in the House.

جناب احمد کنڈی: میڈم، میری گزارش یہ ہے، میری پھر وہی، دیکھیں اس ہاؤس کے آپ Rules Regulation کو Bulldoze نہ کریں، ہم یہاں پہ پھر روتے ہیں کہ بھئی Rules پہ Implementation نہیں ہوتی،Constitution پہ Implementation نہیں ہوتی اور خود نہیں کرتے۔اچھا، وہ منسٹر صاحب آج آئے بھی تھے،پتہ نہیں جو بھی ان کی مصروفیات ہیں، شاید اس سے زیادہ ان کے بل سے، چونکہ ان کو بل عزیز نہیں ہے، کوئی اور کام عزیز ہے، میری گزارش یہ ہے،Rules یہ کہتے ہیں،Legislation میں Notice of a government Bill, rule 78 آپ نکال لیں تو وہ کہتا ہے، جو منسٹر ہوگا وہ اس بل کو پیش کرے گا، جو منسٹر

انچارج ہو گا، یہ Procedure ہے، اگر کوئی ایمر جنسی آجاتی ہے، بالکل یہ کریں لیکن میری گزارش یہ ہے، اگر ایک منسٹر ہاؤس میں آیا بھی ہے اور ابھی تک بیٹھا بھی ہوا تھا اور وہ بل نہیں پیش کرتا، میڈم، دیکھیں اس ہاؤس کو بے توقیر نہ کریں، ہمیں دکھ اس وقت ہوتا ہے، یہ جو بھی Support مانگتے ہیں ہم ان کے ساتھ کرتے ہیں، کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جو Floor of the House نہیں ہوتی ہیں، یہ ہمیں بتاتے ہیں، ہم ان کو Support کرتے ہیں لیکن جب یہ اس ہاؤس کی بے توقیری کریں گے تو پھر تو یہ Acceptable ہمیں نہیں ہے، مہربانی کر کے اگر آپ کے منسٹروں کو شوق نہیں ہے بل پاس کروانے کا، تو میری گزارش یہ ہو گی، آفتاب صاحب ان کی ذمہ داری نہ لیں اور ادھر سے Message دیں چیف منسٹر کو، یہ کیا مذاق ہے بھئی! ایک منسٹر آ بھی گیا ہے اور اس کو سنجیدہ نہیں لیتا بزنس کو، تو پھر چھوڑ دیں کسی اور کے حوالے کر دیں، فوج ظفر موج ان کے پاس بیٹھی ہے، Competent لڑکے ہیں ان کے پاس، کم از کم دل لگا کر کام تو کریں گے ناں، اس پہ مہربانی کریں میڈم! میری آپ سے گزارش ہے اور کیبنٹ باقی ممبران سے جو حاضر ہیں، یہ آپ Undue favour مت کریں اپنے Colleague کے ساتھ، ان کو سمجھائیں، یہ غلط طریقہ کار آپ نے، ایک روش اپنا رہے ہیں جس کے ذریعے جو ہے ناں کل کو پھر سارا کام آپ کے حوالے کر دیں، بس آپ کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب سجاد صاحب۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): میڈم سپیکر، یہ کنڈی صاحب کی بات بجا ہے لیکن ایک شعر عرض ہے کہ:

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تم ہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

ان کو میڈم سپیکر، ہماری ہر بات پہ ویسے ہی اعتراض ہوتا ہے، کوئی ایسے حالات پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے منسٹر صاحب کہیں چلے گئے ہیں اور لاء منسٹر Competent ہیں Bill table کرنے کے لئے، تو کچھ ایسے مواقع ہو جاتے ہیں، انسان ہے مختلف مجبوریاں اور مختلف ضروریات پیش آجاتی ہیں، تو اس وجہ سے انہوں نے پیش کیا ہے، باقی کوئی ایسی بات نہیں ہے، ان شاء اللہ منسٹر صاحب آئیں گے تو وہ اس پہ تفصیلی اپنا مؤقف بھی دے دیں گے لیکن فی الحال ہماری کوئی غرض ایسی نہیں ہے کنڈی صاحب، کسی کا استحقاق مجروح کرنے کا، یا پھر ہم نے کوئی ایسی کوئی بغاوت نہیں کی ہے اور ہم بالکل اصولوں پہ چل رہے ہیں اور نہ ہی میڈم سپیکر، آپ نے کوئی ہمیں Undue favour کیا ہوا ہے، Undue favour تو ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے کسی کو نسچن کو Bulldoze کر دے یا کال اٹینشن کو Bulldoze کر دے یا پھر آپ لوگوں کو غیر ضروری ایسے مواقع دے دیں کہ آپ لوگ احتجاج کریں، لیکن آپ ہماری جان ہیں، جگر ہیں اور ان شاء اللہ ایسا کوئی موقع ہم آنے نہیں دیں گے جس میں آپ کو ہم مجبور کریں گے یا پھر آپ کو ایسے حالات پیدا کریں جہاں پر آپ Participate نہ کر سکیں، تو ان شاء اللہ ابھی یہ جو Table کیا ہوا ہے،

کنڈی صاحب! امید ہے کہ آپ اس کو آگے Proceedings چلنے دیں اور پھر منسٹر جب آ جائیں گے تو پھر آگے ہم آپ کو ان کے مؤقف کا بھی پورا موقع دے دیں گے، وہ بھی آپ سن لیں پھر۔

جناب احمد کنڈی: میڈم! میری گزارش یہ ہے، میجر صاحب ہمیں بڑے دل سے عزیز ہیں اور ان کے شعر کے جواب میں میں یہ کہوں گا:

سنے گا اقبال کون ان کو،

سنے گا اقبال کون ان کو یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

نئے زمانے میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنا رہے ہیں

اس طرح نہ کریں میجر صاحب، یہ رواج، دیکھیں، ان کے لوگوں نے ان کو بڑی محبت سے ووٹ دیا ہوا ہے، وہ چاہتے ہیں، یہ Commitment کے ساتھ یہاں پہ کام کریں اور یہ Message ہم پہنچائیں گے ان کے لوگوں کو کہ آپ کے لوگ یہاں پہ Commitment سے کام نہیں کر رہے ہیں، میں نے تو اس دن بھی کہا تھا، ان کے لوگ اکثر آتے ہیں تاکہ وہ دیکھیں کہ ان کے نمائندے کیا کر رہے ہیں؟ مطلب ہے ایک منسٹر آ تا بھی ہے اور ابھی تک موجود بھی ہے، وہ مجھے بھی عزیز ہے، میرا بھی بھائی ہے، دوست ہے لیکن اگر وہ ڈیوٹی نہیں کریں گے، اپنے Functions perform نہیں کریں گے تو ہم اسی لئے ہی بیٹھے ہوئے ہیں، اور یہ آپ کے Rules کہتے ہیں کہ بھئی یار! منسٹر انچارج، دیکھیں جو منسٹر خود اپنا بل پیش کرے گا، اس کی Commitment show ہو گی، وہ اس کا اپنا Baby ہے، وہ لائے گا تھوڑا سا Table کرے گا، ہم اس کے ساتھ ڈسکشن کریں گے، تو مطلب ہے کونسی جلدی ہے؟ کل کر دیں، اگر ایمرجنسی ہے تو وہ اگر آج نہیں ہے، آرام سے کل کر لیں گے، پرسوں کر لیں گے، لائیو سٹاک کا بل ہے، نہ ہی کوئی ہیلتھ کا ایسا کوئی بل کے لئے ایمرجنسی ہو، تو میری گزارش Chair سے یہی ہو گی، میڈم سپیکر! ہمیں آپ سے بڑی توقع ہے، اس Chair نے جس طریقے سے اس ہاؤس کا Decorum رکھا ہوا ہے، پورے پاکستان میں ایک بہت وسیع میسج جا رہا ہے، تو مہربانی کر کے ہم چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس کو Parliamentary practices کے ذریعے چلایا جائے، نہ کہ کسی کی ذاتی خواہشات کے مطابق چلایا جائے، یہ میری گزارش ہے آپ سے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، کنڈی صاحب۔ میں تمام وزراء کو یہ Instruction دیتی ہوں کہ جس کا بھی ایجنڈا بزنس ہو، وہ اپنی حاضری Ensure کرائیں، پلیز۔

(تالیاں)

Madam Deputy Speaker: Item No. 8: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا حیوانات کی دیکھ بھال مجریہ 2024 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 9: Honorable Minister for Livestock, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Animal Welfare Bill, 2024. Honorable Minister Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے جی، ہمارے منسٹر صاحب بڑے Competent ہیں اور یہ بل کی نوعیت کو دیکھ کر آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمیں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کا کتنا خیال ہے کہ ان کی Breeding کے حوالے سے ہم تاریخ میں پہلی بار، بلکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یقیناً اُس سے کنڈی صاحب کو بھی فائدہ ہوگا، ان شاء اللہ۔

وزیر قانون: ہم Introduce کر رہے ہیں اور اس سے ان شاء اللہ کافی فائدہ ہوگا اور یہ جو Undue، جانوروں کی مطلب حق تلفی ہوتی ہے، ان کو گھنٹوں گھنٹوں Travel کیا جاتا ہے یا ان کو Proper feed نہیں دی جاتی، اس حوالے سے بڑی زبردست کاوش ہے اور ہمارے منسٹر صاحب کی مرہون منت ہے، تو تھینک یو میڈم سپیکر،

I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Animal Welfare Bill, 2024, in the House.

Madam Deputy Speaker: The Bill stands introduced. Janab Meena Khan Sahib.

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَ احْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْیَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ تھینک یو میڈم سپیکر صاحبہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں آج دو تین چیزوں کے اوپر بات کروں گا جو کہ بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ 4 تاریخ کو خیبر پختونخوا ہاؤس اسلام آباد کے اندر جو ہوا، اس کے اوپر اس ہاؤس کے اندر بڑی مفصل گفتگو ہوئی، اس کے بعد ہمارے Political workers تقریباً پندرہ سو (1500) سے Above political workers کو گرفتار کیا گیا، اس کے اوپر اس ہاؤس میں گفتگو ہوئی اور KP house کے اوپر کمیٹی بنائی گئی اور کل اس کمیٹی کے Convener یا چیئرمین جو ہیں، انہوں نے اپنی رپورٹ بھی پیش کی۔ میڈم سپیکر صاحبہ! ہمارے اس ہاؤس کے دو ممبران ہیں جن میں ایک ہمارے کیبنٹ کے ممبر ہیں، ملک لیاقت صاحب اور ایک انور زیب خان یہاں سے سپیکر صاحب کی طرف سے ان کے Production orders جاری ہوئے، آج تقریباً اُس کو دس دن ہو گئے ہیں، شاید اس سے بھی زیادہ، لیکن ابھی تک ان کو اس ہاؤس کے اندر نہیں لایا گیا، پہلے تو یہ ہے کہ ایک Elected Member جو کہ اپنا آئینی قانونی Right استعمال کرتا ہے، پرامن احتجاج کرتا ہے، کس کو حق ہے کہ اس کو گرفتار کرے؟ Rules کے اندر آپ سپیکر صاحب کے علم میں لائے بغیر کسی ممبر کو گرفتار نہیں کر سکتے، ایک تو انہوں نے اس کو Bypass کیا، اوپر سے میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ سارے ہاؤس نے اس کے اندر مطالبہ کیا کہ ان کے Production orders جاری کئے جائیں لیکن ابھی تک نہ ہی ملک لیاقت اور نہ ہی انور زیب خان کے Production orders جاری ہوئے ہیں، بلکہ ہاؤس کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ ان کے اوپر مزید FIRs کے اندر ان کا نام ڈال دیا گیا، ابھی تک کہ جب میں اسمبلی کے اندر بات کر رہا ہوں، وہ Lock up میں ہیں اور مزید میرے علم میں ہے کہ ان کا دوسری FIR کے اندر نام ڈالا جا رہا ہے اور شاید اس کی

Custody ختم ہو تو تیسری FIR کے اندر ان کا نام ڈالا جائے، ہم آئین کی بات کرتے ہیں، قانون کی بات کرتے ہیں، Rule of Law کی بات کرتے ہیں، یہ کیسا Rule of Law ہے کہ صرف یہاں پہ ہم اس کو Practice کرنے کی بات کرتے ہیں لیکن جب بات خیبر پختونخوا کی حدود سے باہر ہو جاتے ہیں تو وہ پھر وہ ہمارے نہ ایم پی اے کے لئے ہے، نہ ہمارے ایم این اے کے لئے ہے، نہ منسٹر کے لئے ہے۔ میڈم! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ Production orders جاری نہیں کرتے، یہاں پہ نہیں لاتے تو آپ ان کے خلاف سخت ایکشن لیں، جیسا کہ کل ہمارے جو کمیٹی کے چیئرمین صاحب نے کہا کہ ان کے اوپر FIR رجسٹر کی جائے اور سپیکر صاحب نے Ruling دی، اسی طرح ان کے خلاف Criminal procedure کیا جائے۔ دوسرا، ہمارے ہی خیبر پختونخوا کی پولیس اور SSU (Special Security Unit) کے اہلکار جو کہ اپنی سرکاری ڈیوٹی کے اوپر تھے، جو منسٹرز اور ایم پی ایز صاحبان کے ساتھ سرکاری ڈیوٹی کے اوپر تھے، ان کو غیر قانونی طریقے سے نہ صرف گرفتار کیا گیا بلکہ ان کی تضحیک کی گئی اور بات یہاں تک پہنچی ہے کہ ہماری جو پولیس ہے، جو ہمارے Rescue کے اہلکار ہیں، ان کو عدالت میں اسی وردی کے اندر پیش کیا جاتا ہے، آیا وہ دہشت گرد تھے، آیا انہوں نے کوئی دہشت گردی کی ہے یا آپ کے قانون اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور قانون کے اندر یہ نہیں لکھا کہ وہ اپنی ڈیوٹی دے سکتے ہیں، جن کے ساتھ ان کو ڈیوٹی تفویض کی گئی ہے؟ اگر یہی رویہ اور یہی روش رکھی گئی، ہم آئین کے اوپر یقین رکھتے ہیں، ہمیں ہمارے لیڈر عمران خان صاحب نے تربیت دی ہے کہ ہم آئین کو Follow کریں گے، ہم قانون کو Follow کریں گے لیکن اگر یہی رویہ رہا کہ آپ چیف منسٹر کی بے عزتی کریں، آپ KP house کو توڑیں، آپ سپیکر صاحب کی کریں، آپ ممبران اسمبلی کو آکر Production order جاری نہ کریں، آپ Rescue اہلکاروں اور پولیس اہلکاروں کی تضحیک کریں تو پھر ہم بھی اسی روش کو پھر اپناتے ہیں، ہم نہیں چاہتے، ہم بڑے واشگاف الفاظ کے اندر یہ کہنا چاہتے ہیں اور یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہوش کے ناخن لیں اور ہمارے ممبران کے Production orders فوراً سے پہلے جو Order جاری ہوا ہے، اس کے اوپر عمل کریں اور ہمارے جو Rescue اور جو ہمارے سرکاری ملازمین، پولیس وغیرہ ہیں ان کو فی الفور چھوڑا جائے اور ان کے ساتھ انسانی سلوک روا رکھا جائے۔ میڈم، اس کے علاوہ (تالیاں) ایک دو ایشوز ہیں جو اس وقت بڑے Burning issues ہیں، ان کے اوپر بات کرنا چاہوں گا۔ اس ملک کے اندر جہاں پہ مجھ سے پہلے عبدالسلام بھائی نے تعلیم کے اوپر بات کی کہ ہر بندے کا حق ہے اور والدین اپنے بچوں کو سکول اور کالجز اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہ اس ملک اور قوم کا سرمایہ بنیں گے، اس ملک کی ترقی میں اپنا Positive کردار ادا کریں گے اور اس ملک کی باگ دوڑ سنبھالیں گے اور پھر ہماری زیادہ تر توجہ پاکستان جیسے ملک میں اس چیز کے اوپر ہے کہ ہم تعلیم نسواں کے اوپر بات کرتے ہیں، ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپنی بچیوں کو زیادہ تعلیم کی روشنی سے روشناس کریں، آپ کے علم میں ہوگا کہ پنجاب کے اندر ایک بہت ہی دردناک اور خوفناک واقعہ ہوا ہے، ایک بچی کے ساتھ ایک کالج کے اندر ایک نازیبا عمل کیا گیا ہے، ہونا یہ چاہیئے کہ اس کے اوپر حکومت، اور ریاست ماں جیسی ہوتی ہے، اس کے اوپر ان کو بلایا جاتا، ان کے Grievances کو Address کیا جاتا اور ان کو سنا

جاتااور جو بھیCulpritsاس کے اندر ملوث تھے،ان کو قرار واقعی سزا دی جاتی لیکن نہیں، جو لوگ، احتجاج جنہوں نے کیا، ان کے اوپر ڈنڈے برسائے گئے، ان کے اوپر شیلیں برسائی گئیں، ان کو مارا گیا اور ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ جس صوبے کی وزیر اعلیٰ بذات خود ایک خاتون ہے، وہ ہماری بچیوں کی عزت کے بچاؤ کے لئے باقی صوبوں سے زیادہ زور لگائیں گی لیکن بد قسمتی سے یہ نہیں ہوا، میں اس ہاؤس کے توسط سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں، اپیل بھی کرتا ہوں کہ ہماری ان بچیوں کے ساتھ انصاف کیا جائے اور جن لوگوں نے ان طلباء کے اوپر ڈنڈے برسائے ہیں، جن اہلکاروں نے یا جنہوں نے آرڈر دیا ہے، ان کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ جناب میڈم سپیکر صاحبہ! آج کل آئینی ترامیم کا بڑا شور ہے اور ملک کے طول و عرض میں آئینی ترامیم کے اوپر بڑی بات کی جاتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ جہاں پہ ضرورت پڑے وہاں پہ آئین کے اندر ترامیم کی جائیں کیونکہ وقت کے ساتھ چلنا پڑتا ہے، وقت کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگی لینا پڑتی ہے، کرنا پڑتی ہے لیکن میں Again انتہائی شرم کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو آئینی ترامیم اپنے ضمیر کے اوپر ہونی چاہئیں، ان آئینی ترامیم کے لئے پہلے تو A-63 کا راستہ ہموار کیا گیا تاکہ لوگ ضمیر بیچیں اور اس کے بعد ایک نہ تھمنے والا سلسلہ سٹارٹ ہوا، کسی کے بچے اٹھائے جاتے ہیں، کسی کا بیٹا اٹھایا جاتا ہے، کسی کی بیٹی اٹھائی جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ آپ نے ووٹ دینا ہے، آپ نے ضمیر بیچنا ہے، کسی کا گھر توڑ دیا جاتا ہے کیونکہ وہ ضمیر بیچنے کے لئے تیار نہیں ہے، کسی کا پلازہ گرایا جاتا ہے، اس کو کہا جاتا ہے تم نے ضمیر بیچنا ہے، تم نے آئینی ترامیم کے حق میں ووٹ دینا ہے، اور سوشل میڈیا کے اوپر آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ حلف کے اوپر، قرآن مجید کے اوپر حلف دے رہے ہیں کہ مجھے ایک ارب روپے کی Offer کی گئی، مجھے پچاس کروڑ روپے کی Offer کی گئی، کیا کیا لانا چاہتے ہیں، کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں پہ آپ ایک ایک ضمیر کی ایک ایک ارب روپے، پچاس پچاس کروڑ روپے، ڈیڑھ ارب روپے قیمت لگا رہے ہیں، کیا آپ کرنا چاہتے ہیں؟ ہمیں پتہ ہے کہ کیا کرنا چاہتے ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ آپ آرٹیکل 8 کو Bulldoze کرنا چاہتے ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ آپ سویلین کا ملٹری کورٹ کے اندر ٹرائیل کرنا چاہتے ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ آپ آرٹیکل 199 کو چھیڑنا چاہتے ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ آپ کسی ایک شخصیت کے لئے پورے آئین کے ڈھانچے کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں، مجھے امید ہے کہ جو جمہوری پسند قوتیں ہیں، جمہوریت پسند جماعتیں ہیں، اپوزیشن جماعتیں، وہ یہ کہتی رہیں گی اور اس مذموم مقاصد کے اندر جو بھی لوگ شامل ہیں اور اس کو کرنا چاہتے ہیں، ان کو ان شاء اللہ وتعالیٰ ناکام بنائیں گے اور اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے اندر حقیقی جمہوریت اور حقیقی جمہوری لوگ جو جمہوریت کے اوپر یقین رکھتے ہوں، جو Rule of Law کے اوپر یقین رکھتے ہوں، جو پارلیمانی نظام کے اوپر یقین رکھتے ہوں، وہ لوگ لائیں، اس شعر کے ساتھ کہ:

تجھے اقبال سے الفت ہے تو تلوار اٹھا
تجھے اقبال سے الفت ہے تو تلوار اٹھا
قبر پہ پھول چڑھانا تو کوئی بات نہیں

بہت شکریہ میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالسلام صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Mr. Muhammad Abdul Salam: Thanks, Madam Speaker. Please suspend rule 124 under 240 and allow to me to move a resolution.

جناب احمد کنڈی: اب مؤقف آگیا ہے اس پہ، بڑی تند و توانا آواز سے مینا خان صاحب نے باتیں کی ہیں تو میرے خیال میں اس Suspension سے پہلے ہم بھی اپنا مؤقف دے دیں۔ ہم تو خیر Expect نہیں کر رہے تھے لیکن مینا خان صاحب نے کافی مفصل باتیں کی ہیں جن کے اوپر یہ حزب اختلاف سمجھتی ہے کہ اس کے اوپر ہم بھی اپنا Point of view دیں اور اس کے بعد جو بھی آپ ریزولیوشن لینا چاہتی ہیں۔ تو میڈم سپیکر، یہ تو ایک بات بڑی Clear ہے، بلکہ میں کیا Clear کروں گا کہ اس آئین نے اس کو Clear کیا ہوا ہے، جو Rule of Law ہونا چاہیئے اور ہر چیز، آئین خود کہتا ہے آرٹیکل 5 میں:

"Obedience to the Constitution and law is the inviolable obligation of every citizen wherever he may be"

چاہے وہ شہری ہے، شہری نہ بھی ہو، وہ وقتی طور پر اس وقت پاکستان میں ہے، وہ اس آئین کی، قانون کی اطاعت کرے گا۔ جہاں تک بات ہے ہمارے معزز ممبران کی، ہم نے اس دن بھی کہا ہے، جس طریقے سے بھی جس کیس میں بھی ان کو پکڑا گیا ہے، اس کا ایک اپنا Rules of Business Procedure میں بھی موجود ہے اور تمام صوبوں میں یہ موجود ہے، جب بھی کوئی منتخب نمائندہ پکڑا جاتا ہے، اس کی انفارمیشن سپیکر کو دی جاتی ہے اور اس کو بتایا جاتا ہے، یہ ہاؤس سے پہلے Permission لی جاتی ہے، اگر کسی نے بھی اس چیز کو Follow نہیں کیا، جس صوبے میں بھی ہے، جس حکومت کے نیچے بھی ہے، جس ادارے کے پاس ہے، ہم اس کو Condemn کرتے ہیں اور جہاں تک بات ہوئی KP house پہ الحمدللہ اس کمیٹی کا میں بھی ممبر ہوں، اس پہ ان شاء اللہ بہت جلد آپ کو ایک نتیجہ نظر آئے گا اور جلدی نظر آئے اور کل بھی ہم نے سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کو باقاعدہ Instructions دیں Chair کی طرف سے، لیکن میں ادھر یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں، صوبائی حکومت کی غفلت کی وجہ سے اس کمیٹی کو Instruction دینا پڑی جو 5 تاریخ کو یہ واقعہ ہوا اور 15 تاریخ تک ہماری جو ایڈمنسٹریشن ہے یا ہماری جو سول بیوروکریسی ہے، وہ سوئی ہوئی تھی، اس نے کوئی اقدام نہیں اٹھایا، جس کی وجہ سے کل ہمیں Chair کو اس بات پہ ہمیں ان کو Push کرنا پڑا، انہوں نے Instructions دیں کہ خدارا KP house کے اوپر حملہ صرف صوبائی حکومت کے اوپر نہیں ہے، بلکہ It is also attack on the federating unit، کیونکہ وہ صرف صوبائی حکومت کا نہیں ہے، وہ پورے ممبران کا ہے، اس میں ہمارے معزز مہمان آتے ہیں، سیکرٹری صاحبان جاتے ہیں، سپیکر جاتا ہے، باقی اپوزیشن کے ممبران بھی جاتے ہیں، تو صوبائی حکومت کی غفلت تھی، ان کو چاہیئے تھا یہ کہ باقاعدہ وہاں پہ جاتے، اپنی FIR launch کرتے، اگر نہ بھی ہوتی تو کم از کم وہاں پہ اپنا ریکارڈ جمع کرتے لیکن انہوں نے نہیں کیا، بہر حال میں آؤں گا ایک دوسری چیز پہ، جس پہ بہت ضروری بات کرنی ہے، Constitutional

جناب سپیکر، میرے محترم ممبر نے بڑی تفصیلی اور وقتی تناظر میں بات کی ہے جناب سپیکر! یہ ڈسکشن بہت ضروری ہے، یہ Constitutional court کی ضرورت آج کیوں پیش آ رہی ہے اور الحمد للہ مجھے فخر ہے اپنی جماعت پہ، ہم نے جو چیز Propose کی ہے، وہ ہم نے باقاعدہ سوشل میڈیا کے ذریعے پورے پاکستان کو ہم نے تشہیر کر دی ہے، جس کے اوپر کوئی رائے دینا چاہتا ہے، اختلاف کرنا چاہتا ہے، اتفاق کرنا چاہتا ہے، وہ اس کے اوپر کر سکتا ہے، ہمیں تجاویز بھی دے سکتے ہیں لیکن سوال پھر وہی آتا ہے، Constitutional court کی ضرورت کیوں پڑی؟ 2006 میں بھی یہ میثاق جمہوریت میں ہے، ہماری جماعت کے ہر انتخابی مرحلے میں یہ ہے جناب سپیکر، اس ہاؤس میں میں نے اکثر بات کی ہے، 70ء کے بعد پشاور ہائی کورٹ بنی ہے، یہ میں معزز ممبران کو بتانا چاہتا ہوں، جو پتہ نہیں یہ کوئی خدا کا نظام تھا یا انسانی نظام تھا، 70ء سے لے کر 2024 تک تقریباً کوئی چون پچپن (54/55) سال ہو گئے ہیں، خیبر پختونخوا کا چیف جسٹس آف سپریم کورٹ صرف ایک سال کے لئے ناصر الملک صاحب آئے، ایک سال کے لئے، یہ کوئی خدائی قانون نہیں تھا کہ سپریم کورٹ میں ہمارا چیف جسٹس نہیں آئے گا، بنگالیوں کے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہوا تھا، 1949 میں فیڈرل کورٹ بنی تھی اور 1969 حمود الرحمان صاحب بیس سال میں ساڑھے اٹھارہ سال مغربی پاکستان کے ججز اور چیف جسٹسز آتے رہیں، چیف جسٹسز، آپ کا پہلا چیف جسٹس جو آیا فیڈرل کورٹ کا، میاں عبدالرشید، آپ کا دوسرا چیف جسٹس جسٹس منیر تھا، تیسرا کچھ عرصے کے لئے آیا، چوتھا کارنیلیس (Alvin Robert Cornelius, ex-Jusice) تھا، اس کے بعد بنگالیوں کو ہم نے بیس سالوں میں صرف ڈیڑھ سال چیف جسٹس کرنے دیا، ساڑھے اٹھارہ سال مغربی پاکستان کرتا رہا، یہی وہ Fault line تھی جس کی وجہ سے ان میں ایک عدم مساوات کی بو آتی تھی، ان کو آج ہمیں خیبر پختونخوا کا نوجوان کیوں غصے میں ہے، آج خیبر پختونخوا کا نوجوان کیوں کبھی کبھی ریاست کے خلاف تلخ لہجہ استعمال کرتا ہے؟ وہ اسی وجہ سے استعمال کرتا ہے کہ آئین اور دستور اور اس اساس اس عمرانی معاہدے پہ عمل درآمد نہیں ہوتا، ہماری Judiciary میں وہ مقام نہیں ہے جو اس Federating unit کا ہونا چاہیئے، جس کے لئے پیپلز پارٹی نے Propose کیا ہے وفاقی آئینی عدالت، جس میں تمام وفاقی اکائیوں کی برابری کی بنیاد کے اوپر ججز ہوں گے اور چیف جسٹس تین سال کے لئے آئے گا اور By rotation ہوگا، تاکہ ہر وفاقی اکائی کو برابری کی بنیاد پہ آئینی وفاقی عدالت میں حصہ مل سکے اور اس کی بات کو سمجھ سکیں، آج بھی ہم کہتے ہیں شاید چیف جسٹس لاہور سے اگر آتا ہے تو اس کو ہمارے مسائل کے ساتھ اتنی وابستگی نہ ہو، اس لئے پیپلز پارٹی نے Propose کیا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ بھی ہے، جو لوگ آمروں کی طاقتوں سے آتے ہیں، جو لوگ آمرانہ ذریعوں سے آتے ہیں، ان کا بھی راستہ روکا جائے جناب سپیکر، میں Subjectively بات نہیں کرتا لیکن مجھے بتائیں، کس چیف جسٹس نے آمر کا راستہ روکا اور ہر آمر یہ حلف اٹھاتا ہے، That I will preserve, protect and defend the Constitution کیا ایوب خان کا راستہ کسی نے روکا؟ جسٹس منیر نے، کیا ضیاء الحق کا راستہ کسی نے روکا؟ دراب پٹیل تھے، انہوں نے انکار کر دیا اور گھر چلے گئے، کیا جنرل مشرف کا راستہ چیف جسٹس افتخار نے روکا؟ کوئی بھی چیف جسٹس بدقسمتی سے اس ملک میں کسی آمر کو رکاوٹ نہیں دے سکا، ہم یہی چاہتے ہیں وفاقی آئینی

عدالت، اس پہ سیر حاصل گفتگو ہونی چاہیئے، اس پہ مکمل بحث ہونی چاہیئے، جو ہم کیا چاہتے ہیں اور یہ وفاقی آئینی عدالت کوئی صرف پیپلز پارٹی نہیں کر سکتی، میرے معزز ممبر کو شاید یہ پتہ نہیں ہے کہ ہم اس پہ Consensus build کرنا چاہتے ہیں، میں آج بھی دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر اٹھارہویں ترمیم پیپلز پارٹی 2010 میں نہ کرتی تو آج شاید اس ریاست کا جغرافیہ شاید اس طرح نہ ہوتا، ہم نے اٹھارہویں ترمیم کر کے Consensus build کر کے 7th NFC Award کر کے اس ریاست کی Fault line کو ختم کیا اور اس صوبے کو ہم نے وہ حقوق دیئے، اس صوبے کو شناخت دی، آج بھی اگر ہم نے صوبے کے، اگر آپ بجٹ نکال لیں تو سب سے زیادہ 7th NFC Award میں حصہ ہم نے تمام صوبوں کو وفاق سے ان کا حصہ کاٹ کر صوبوں کو دیا And that was due to the 18 amendment اور الحمد للہ ہمیں اس پہ فخر ہے، آج بھی ہم وہی وفاقی آئینی عدالت چاہتے ہیں، With the consensus of all the political parties اور اب یہ پولیٹیکل پارٹیز بیٹھی ہیں، Give and take ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ اس ملک میں Judicial reforms کی ضرورت ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ لوگوں کو اگر ہم نے ریلیف دینا ہے تو اس Judicial reforms پہ ہمیں عمل درآمد کرنا پڑے گا۔ میں آخر میں میڈم سپیکر، آپ کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں کہ حکومت کی طرف سے مؤقف آیا تھا، اس پہ میں اپنا مؤقف دینا ضروری سمجھتا تھا، آپ کا وقت دینے کا شکریہ۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you, Kundi Sahib, please.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جناب عبدالسلام صاحب نے ریکویسٹ کی ہے کہ قرداد کو پیش، قرارداد کو پیش کرنے کے لئے میں Rule کو Suspend کرنے کے لئے پیش کرتی ہوں۔

Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member / Minister, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Janab Abdul Salam, Sahib.

قراردادیں

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے، مشترکہ، پوری اسمبلی کے ممبرز اسمبلی کے اس پہ دستخط ہیں مختلف، مسٹر سہیل آفریدی صاحب کے ہیں، مسٹر احسان اللہ خان صاحب کے ہیں، میڈم ثوبیہ شاہد، مسٹر اعجاز محمد، مسٹر ڈاکٹر عباد اللہ صاحب، مسٹر طارق اعوان بھائی کے ہیں، مسٹر احمد کنڈی صاحب کے ہیں، نیک محمد صاحب کے ہیں، یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

میڈم، ہم خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی کے منتخب نمائندے جموں و کشمیر کے عوام کے جائز مقصد کی غیر متزلزل حمایت میں متحد کھڑے ہیں، ہم اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرداد 47 میں درج ان کے ناقابل تنسیخ

حق خودارادیت کی دوبارہ توثیق کرتے ہیں، ہم آرٹیکل 370 اور 835 کی منسوخی، جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، جعلی انتخابات اور مستقبل کے ریفرنڈم میں ہیرا پھیری کے لئے جعلی ڈومیسائل کی تیاری کی شدید مذمت کرتے ہیں، یہ اقدامات جمہوری اصولوں اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ میڈم سپیکر! ہم تمام جابرانہ اقدامات کے فوری خاتمے کا مطالبہ کرتے ہیں اور جموں و کشمیر کے عوام کے لئے بنیادی حقوق اور آزادی کی مکمل بحالی کا مطالبہ کرتے ہیں، ہم عالمی برادری خاص طور پر اقوام متحدہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مداخلت کریں اور جموں و کشمیر کے مستقبل کے تعین کے لئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزاد، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ریفرنڈم کو یقینی بنایا جائے۔ ہم اقوام متحدہ سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن قائم کرے اور متاثرہ آبادیوں کو انسانی امداد فراہم کرے۔ میڈم سپیکر! ہم سفارتی بات چیت کے ذریعے پرامن حل کے لئے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہیں اور تمام فریقین سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسے اقدامات سے باز رہیں جو مزید کشیدگی کو بڑھا سکتے ہیں۔ ہم جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کے حقوق آزادی اور وقار کے لئے اپنی حمایت جاری رکھنے کا عہد کرتے ہیں۔ شکریہ جناب۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members / Ministers, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Abdul Salam Sahib.

جناب محمد عبدالسلام: جی بس ٹھیک ہے، یہ قرارداد پاس ہو گئی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب سجاد اللہ صاحب، سجاد اللہ صاحب کا مائک On کریں۔

جناب سجاد اللہ: تھینک یو میڈم سپیکر، صوبہ خیبر پختونخوا قدرتی وسائل سے مالامال صوبہ ہے جس میں Hydel power generation سر فہرست ہے۔ اس وقت کوہستان میں دو عدد بجلی کے ڈیمز داسو اور بھاشا زیر تعمیر ہیں میڈم سپیکر، ان دو عدد ڈیموں کی تعمیر پر وہاں کے عوام کا واپڈا سے شدید تنازعہ چلا آ رہا تھا تاہم بعد آزاں 2022 میں مقامی لوگوں اور واپڈا کے مابین ایک Agreement sign ہوا جس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے کوہستان میں آئے روز کوہستان کے تینوں ڈسٹرکٹس میں آئے روز مذکورہ Agreement پر عمل درآمد کے لئے احتجاجی مظاہرے کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر امن وامان کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے چیئرمین واپڈا سے بار بار رابطہ کیا تاہم کوئی شنوائی نہ ہوئی، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ واپڈا کے سائن شدہ Agreement پر عمل درآمد یقینی بنائے اور اس مقصد کیلئے وہاں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو ماہانہ بنیادوں پر Progress report مرتب کرے تاکہ مقامی لوگوں کی شکایت کا ازالہ ہو سکے۔

میڈم اس تناظر میں میں ایک دو باتیں اور کرنا چاہتا ہوں۔ بھاشا ڈیم اور داسو ڈیم کی تعمیر اور اس کی اہمیت سے یہ پوری اسمبلی واقف ہے لیکن جس طریقے سے واپڈا یہ دو ڈیمز Construct کر رہا ہے یا جس طریقے سے وہاں کے لوگوں کے ساتھ Deal کر رہا ہے، پاکستان کی سالمیت کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اس وقت لوگ حکومت سے انتہائی متنفر ہو چکے ہیں، آئے روز روڈ بلاک ہوتے ہیں، KKH بلاک ہوتا ہے، میں صرف اور صرف میڈم، اور مطلب دو دفعہ میں نے خود تمام ہمارے جو منتخب نمائندے ہیں، ہم نے Written چیئر مین سے ٹائم لینے کی کوشش کی لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی، تو لہذا اس فورم سے اور اس اسمبلی سے میں اپیل کرتا ہوں کہ واپڈا کی یہ متکبرانہ جو سوچ ہے اور جس طریقے سے وہاں پہ ڈیم بنایا جا رہا ہے، میرے خیال سے 2026 اور 2028 میں یہ ڈیم نہیں بن سکیں گے کیونکہ جب تک ہم نے لوکل لوگوں کو مطمئن نہ کیا تو میرے خیال سے ڈیم بننے میں انتہائی رکاوٹیں ہونگی۔ شکریہ میڈم، تھینک یو۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members / Ministers may be passed? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Janab Ahmad Kundi Sahib.

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ میڈم، ہر گاہ کہ ایم این ایز اور وفاقی سیکرٹریز صاحبان کو Blue passport اور دیگر مراعات جاری کی جاتی ہیں جبکہ ممبران صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کو Blue passport جاری نہیں کیا جاتا، اس بابت پہلے بھی اس طرح قرارداد یں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا پاس کر چکی ہے مگر تا حال عمل درآمد نہیں ہوا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی پر زور سفارش کرے کہ جس طرح ایم این ایز اور وفاقی سیکرٹری صاحبان کو Blue passport اور دیگر مراعات دی جاتی ہیں اس طرح صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے تمام معزز ممبران اسمبلی اور اہلخانہ کو تاحیات Blue passport اور دیگر مراعات دی جائیں۔

میڈم سپیکر! اس میں صرف فرق یہ ہے Blue passport ہمیں Issued ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے ہمیں Tenure based ہوتے ہیں پانچ سال کے لئے، جبکہ ایم این ایز اور وہاں پہ جو فیڈرل سیکرٹریز ہیں، ان کا Life time ہوتا ہے اور ان کی پوری فیملی کے لئے ہوتا ہے، جو Dependent آپ کی فیملی ہے، بچے ہیں، Spouse آپ کی، تو میری گزارش اس قرارداد میں یہی ہے جو یہ ہمیں بھی Life time کے لئے ہو، فیملی کے لئے ہو جس طرح فیڈرل میں ہے، یہ Discrimination نہیں ہونی چاہیئے، We are also the public representatives ہمارا سیکرٹریٹ ہے یا جس طرح وفاقی پارلیمنٹ میں، سینیٹ میں یا ایم این ایز کو دی جارہی ہیں، ان کی فیملیز کو، ان کے سیکرٹریٹ کو، ہم ممبران کو اور ہمارے سیکرٹریٹ کو بھی Life time with family اس کو دیا جائے تو یہ میری گزارش ہے، شکریہ۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Aftab Alam Sahib.

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی(وزیر قانون):</u> تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! یہ کنڈی صاحب کی طرف سے کچھ باتیں کی گئیں، میں ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں۔ چونکہ دیکھیں ہم Federating unit اور اس کی مضبوطی اور اس کی Representation کے خلاف نہیں ہیں لیکن یہ جو Federal constitutional court کے حوالے سے بات کی گئی اور اس کی Justification دی گئی، اس میں میں ضرور Respond کرنا چاہوں گا۔ وہ وجہ یہ ہے میڈم سپیکر، کہ دیکھیں پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اقدام سے ہماری جو سپریم کورٹ کی توقیر ہوگی، اس کی Supremacy ہوگی، وہ بڑی متاثر ہوگی، یہ ایک قسم سے Parallel judiciary بنانے کی کوشش ہو رہی ہے جناب میڈم سپیکر، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ Justification دیکھ لیں لیکن اس کے ساتھ تصویر کا دوسرا رخ بھی لوگوں کو بتائیں کہ اس Federal constitutional court ایک تو اس کی Retirement age، جو اس کے چیف جسٹس ہوں گے، اس کو پینسٹھ (65) سے اڑسٹھ (68) پر کیوں بڑھایا جارہا ہے؟ یہ میڈم سپیکر! ایک مخصوص بندے کو خوش کرنے کے لئے یہ ہو رہا ہے اور وہ مخصوص بندہ ہر بندے کو پتہ ہے کہ وہ کون ہے اور وہ کب ریٹائرڈ ہو رہا ہے؟ یہ بھی پوری قوم کو پتہ ہے کہ وہ بندہ 25 اکتوبر کو ریٹائر ہو رہا ہے، انہوں نے ان کو 25 اکتوبر سے پہلے پہلے خوش کرنا ہے۔ میڈم سپیکر! یہ Federal constitutional court یہ بھلے بنائیں، ایک طریقے سے بنائیں لیکن 25 اکتوبر سے پہلے کیوں بنا رہے ہیں، اتنی جلدی کیوں ہے، اس جلدی کی وجہ کیا ہے، یہ قوم کو کیوں نہیں بتایا جارہا؟ میڈم سپیکر! اس کے لئے جس طرح Horse trading, floor crossing کی راہ ہموار کی گئی، 63-A جس میں بندر بانٹ اور منڈی لگانے کی ایک راہ ہموار کی گئی، جس طرح ہمارے پارلیمنٹیرین کو، ہمارے ایم این ایز کو Threat کیا جا رہا ہے، ان کے خاندان والوں کو اغواء کیا جارہا ہے، ان کو Bribe کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ان کو سرکاری خزانے میں سے اربوں روپے کی Offers ہو رہی ہیں میڈم سپیکر! یہ لمحہ فکریہ ہے، یہ سوالیہ نشان ہے، وہ لوگ، وہ پارٹیاں جو So called جمہوریت کے چیمپین بننے کی کوشش کر رہی ہیں، عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کر رہی ہیں، وہ قوم کو حقیقت کیوں نہیں بتارہیں؟ میڈم سپیکر، دوسری بات کہ یہ جتنے بھی اقدامات ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جو Fundamental rights ہیں، ان کو غضب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آرٹیکل 199 کو چھیڑا جارہا ہے، بہت سے Articles of the Constitution ہیں، یہاں پہ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، اس دن میں نے اس پہ کافی تفصیل سے بات کی تھی، ایک ایک آرٹیکل کو ڈسکس کیا تھا میڈم سپیکر، یہ ساری سازش ہو رہی ہے، پوری قوم کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ اب میں اپنے فاضل دوست سے یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ جو Inter High Court transfers / postings کی جو سازش ہو رہی ہے، یہ کس وجہ سے ہو رہی ہے؟ تاکہ

اسلام آباد ہائی کورٹ کے وہ ناپسندیدہ ججز جو ہیں، وہ اپنے من پسند دوسرے صوبوں میں بھیجے جائیں اور وہاں پہ پسندیدہ ججزAppoint کئے جائیں تاکہ اپنے من پسند فیصلے ان سے صادر فرمائے جائیں۔ تو میڈم سپیکر! یہ ساری سازش ہو رہی ہے، جتنی بھی امنڈمنٹس ہیں، ان شاءاللہ میری پارٹی As a parliamentarian ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں، اس کو Condemn کرتے ہیں اور ان شاءاللہ ہمارے قائد کا جو Vision ہے، ہماری پارٹی کا جو Stance ہے، ان شاءاللہ من وعن ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس کے خلاف ان شاءاللہ اپنے عوام کے لئے، اپنی قوم کے لئے ہم ان شاءاللہ اپنی تن من دھن کی بازی لگائیں گے لیکن اس غیر آئینی، ناجائز طور پر یہ جو کام ہو رہا ہے، ان شاءاللہ اس کا ہم ضرور راستہ روکیں گے۔ بہت شکریہ میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اجلاس کو میں ملتوی کرتی ہوں۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm, afternoon, Tuesday, 22nd October, 2024.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 22 اکتوبر 2024 بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)